KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تقسیم نبوت اور تحذیر الناس

مولانا قاضی عبد الرزاق بھترالوی

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تقسیمِ نبوت اور تحذیر الناس

علامہ حافظ قاضی عبدالرزاق حطاروی بھترالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

والخامس ان النهی مختص بالتفصیل فی نفس النبوة فلا تفاضل فیها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اُخری ولا بد من اعتقاد التفضیل فقد قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔ (نووی)

پانچویں وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ چونکہ نفس نبوت میں انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں (بلکہ تمام انبیاء کرام کی نبوت میں برابری ہے) البتہ خصائص وکمالات وغیرہ کے لحاظ سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ اسطرح انبیاء کرام میں سے بعض کو بعض پر افضلیت کے حاصل ہونے کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود بعض انبیاء کرام کی بعض دوسرے انبیاء کرام پر افضلیت کو ان الفاظ سے بیان کیا۔ "تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض" "یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔

نبوت کی تقسیم بالذات اور بالعرض سے درست نہیں:

اس آخری وجہ سے یہ نتیجہ واضح ہوا کہ تمام انبیاء کرام کی نفس نبوت میں برابری ہے نبی کریم ﷺ کی نبوت کو بالذات اور باقی انبیاء کرام کی نبوت کو بالعرض کہنا درست نہیں۔ اسی وجہ سے مولانا قاسم نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس کی یہ عبارت باعث نزاع بنی۔

"آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوائے آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں"۔ (تحذیر الناس)

مولانا کی اس عبارت اور تحذیر الناس کی دیگر قابل مواخذہ عبارات کا غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "التبشیر برد التحذیر" میں رد بلیغ فرمایا۔ یہ ایک عظیم علمی تحقیق ہے ہر منصف مزاج مسلمان کو اسکا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ حصب کے لیے تو کتابوں کے انبار بھی ناکافی ہیں۔ ذیل میں علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ رسالہ سے بمع تغیر وتبدل کے میں اپنے اس موضوع پر کچھ عبارات نقل کر رہا ہوں۔

نبوت کو بالذات اور بالعرض تقسیم کرنا شرعاً باطل ہے۔ کیونکہ وصف ذاتی اصلی ہوتا ہے اور وصف عرضی غیر اصلی۔ یقیناً

Visit: http://www.nafseislam.com http://forum.nafseislam.com

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وصف ذاتی اور اصلی وصف عرضی اور غیر اصلی سے بہتر ہوتا ہے۔ لہذا ذاتی نبوت عرضی نبوت سے افضل ہوگی۔ کیونکہ نبوت بھی ایک وصف ہے اس طرح مولانا قاسم نانوتوی صاحب کے نزدیک نفسی نبوت میں فضیلت ثابت ہوگی حالانکہ نفسی نبوت میں فضیلت ثابت کرنا قرآن وحدیث اور علماء اُمت کے مسلک کے منافی ہے۔ علامہ نووی کا مسلک بیان کیا جاچکا ہے کہ آپ کے نزدیک نفس نبوت میں فضیلت کی ممانعت ہے۔

نبوت کی تقسیم بالذات اور بالعرض قرآن پاک کے منافی ہے:

آیۃ کریمہ لا نفرق بین احد من رسلہ میں اسی تقسیم کی نفی کی گئی ہے کیونکہ اس آیۃ کریمہ میں نفسی نبوت اور رسالت میں تفریق نہ کرنے کا ذکر ہے۔

روح المعانی پارہ ۳ میں ہے! "لان المعتبر علم التفریق من حیث الرسالۃ دون سائر الحیثیات "۔یعنی آیۃ کریمہ میں جو کہا گیا ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک میں تفریق نہیں کرتے یہاں معتبر تفریق نہ کرنا باعتبار نفسی رسالت کے ہے باقی حیثیات سے نہیں ۔یعنی باقی خواص وکمالات کے لحاظ سے بعض کو فضیلت حاصل ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

تفسیر کبیر میں اسی آیۃ کے ماتحت اس طرح ذکر کیا گیا ہے!

"بل معنی الایۃ لا نفرق بین احد من رسلہ و بین احد من غیرہ فی النبوۃ" بلکہ اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہے کہ ہم کسی ایک نبی کو دوسرے سے نفسی نبوت میں فضیلت دینے سے امتیازی حیثیت نہیں دیتے۔

ابوالسعو دبحاشی الکبیر میں اسی مقام پر اس طرح بیان کیا گیا ہے!

لا نفرق بین احد من رسلہ o لان المعتبر علم التفریق من حیث الرسالۃ دون سائر الحیثیات الخاصۃ" یہاں یہ مراد ہے کہ نفسی رسالت میں کسی رسول کو ہم امتیازی حیثیت نہیں دیتے اسکا یہ مطلب نہیں کہ ہم باقی خاص حیثیات اور فضائل کیوجہ سے بھی کسی کیلئے امتیازی حیثیت نہیں مانتے۔

مدارک میں تلک الرسل فضلنا آیۃ کے ماتحت ذکر کیا گیا ہے!

"تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض بالخصائص وراء الرسالۃ لاستوائھم فیھا کالمومنین یستوون فی صفۃ الایمان و یتفاوتون فی الطاعات بعد الایمان" یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم نے بعض انبیاء کرام کو ان کی بعض خصوصیات کے پیش نظر فضیلت دی نہ کہ نفسی رسالت میں کسی کو فضیلت دی کیونکہ نفسی رسالت میں سب انبیاء کرام برابر ہیں۔جس طرح تمام مومن نفسی ایمان میں

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

برابر ہیں البتہ ایمان کے بعد طاعات ونیکیوں کی وجہ سے بعض کے مراتب بلند، بعض کے بلند تر بعض کے بلند ترین ہیں۔

نفسِ نبوت میں فضیلت حدیث پاک کی مخالفت:

ایک یہی حدیث پاک جو زیر بحث چلی آرہی ہے اسمیں نفسِ نبوت میں فضیلت کی ممانعت کی گئی ہے اس طرح دوسری حدیث پاک "لا تخیرونی علی موسیٰ ۔۔۔الخ" (مرفوع ابی ہریرہ بخاری جلد اول باب الخصومات)

عینی شرح بخاری میں اس پر بحث کی گئی ہے!

"الخامس انه انهى عن التفضيل فى نفس النبوة لا فى ذوات الانبياء عليهم السلام و عموم رسالتهم و زيادة خصائصهم و قد قال الله تعالىٰ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض "

پانچویں فضیلت کی ممانعت کیوجہ نفسِ نبوت میں ہے یہ وجہ نہیں کہ انبیاء کرام کی ذوات میں یا انکی عموم رسالت اور زیادتی خصائص میں فضیلت سے منع کیا گیا ہے بلکہ ان وجوہ سے فضیلت بعض کی بعض پر ثابت کرنے کیلیے اللہ تعالیٰ نے خود اعلان فرمایا تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض۔

اسی حدیث کے تحت حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری ج ۶ میں بیان فرماتے ہیں!

"وقيل النهى عن التفضيل انما هو فى حق النبوة نفسها لقوله تعالىٰ لا نفرق بين احد من رسله ولم ينه عن تفضيل بعض الذوات على بعض لقوله تعالىٰ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض "۔ نفسِ نبوت میں فضیلت سے منع کیا گیا ہے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے لا نفرق بین احد من رسله۔

بعض ذوات انبیاء کی افضلیت بعض پر ممنوع نہیں بوجہ اس ارشاد باری تعالیٰ کے تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض۔

ما ينبغى لاحد ان يقول لى خيرا من ابن متى (بخاری جلد ساالخ) کسی ایک کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے ابن متی سے بہتر کہے۔

اس حدیث پاک کے تحت علامہ قسطلانی نے ذکر فرمایا!

"اى فى نفس النبوة اذلا تفاضل فيها نعم بعض النبيين افضل من بعض كما هو مقرر "یعنی نفس

Visit: http://www.nafseislam.com http://forum.nafseislam.com

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نبوت میں فضیلت کی ممانعت ہے ہاں البتہ بعض انبیاء کرام کی بعض پر فضیلت یقیناً ثابت ہے۔ نیز اسی صفحہ پر آٹھ سطر کے بعد فرماتے ہیں!" و نفس النبوۃ لا تفاضل فیھا اذ کلھم فیھا علی حد سواء کما مر "۔ نفس نبوت میں کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں جبکہ نفس نبوت میں تمام انبیاء کرام برابر ہیں۔ عبارت منقولہ کی روشنی میں یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن ہو کر سامنے آگئی کہ ہمارے آقائے نامدار ﷺ سے لیکر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نبی کا وصف نبوت کسی دوسرے نبی کی نبوت کے بالمقابل کوئی فرق نہیں پایا جاتا نہ کسی نبی کا وصف نبوت کسی دوسرے نبی کی وصف نبوت سے کم وبیش ہو سکتا ہے۔" لا تفضیل فی النبوۃ " نفس نبوت میں قطعاً کوئی تفضیل نہیں البتہ ذوات انبیاء کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں خصوصیات کی بناء پر ضرور تفضیل ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ صاحب تحذیر الناس نے نبوت کی تقسیم بالذات اور بالعرض سے کر کے صراحۃً غلطی کی ہے جس کی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔

ایک اعتراض کا جواب:

الفرقان وغیرہ میں کم فہمی یا مغالطہ کی بناء پر یہ کہا گیا ہے کہ ہمارا تمہارا دونوں کا متفق علیہ مسلک ہے کہ کسی کو کوئی کمال رسول کریم ﷺ کے واسطے کے بغیر نہیں ملا اور نبوت بھی کمال ہے وہ حضور ﷺ کے واسطے کے بغیر کیونکر مل سکتی ہے؟ لہذا ماننا پڑے گا کہ ہر نبی کو وصف بواسطہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم دیا گیا اور بالذات اور بالعرض سے یہی مراد ہے۔

اسکے جواب میں گزارش کرونگا کہ یہ ایک عجیب قسم کا مغالطہ ہے جس سے جہلا تو متاثر ہو سکتے ہیں مگر ذی علم انسان کی نظر میں اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ نانوتوی صاحب نے حضور ﷺ کو وصف نبوت کیساتھ بالذات موصوف مانا ہے جسکی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے تحذیر الناس میں لکھا ہے!

"تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے۔ موصوف بالذات کا وصف جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے معلوم ہے۔ کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا"۔ (تحذیر الناس ص ۴ مطبع کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

آگے چل کر لکھتے ہیں!

"الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کے لیے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۴ مطبع کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ان دونوں عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ نانوتوی صاحب کے نزدیک وصف ذاتی سے وہ وصف مراد ہے جس پر وصف عرضی کا قصہ ختم ہو جائے جیسا کہ انہوں نے خدا کے لیے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی یہی وجہ بیان کی ہے۔ لیکن اُمت مسلمہ کے نزدیک حصول کمال میں حضور ﷺ کے واسطہ ہونے سے یہ مراد نہیں کیونکہ حضور ﷺ ہر کمال کے حصول میں واسطہ ہیں۔ خواہ وہ نبوت ہو یا غیر نبوت حتیٰ کہ حصول ایمان میں بھی حضور ﷺ واسطہ ہیں۔ نانوتوی صاحب بھی اسی کے قائل ہیں چنانچہ انہوں نے تحذیر الناس میں ارقام فرمایا!

"اور یہ بات اس بات کو مستلزم ہے کہ وصف ایمانی آپ میں بالذات ہو اور مومنین میں بالعرض"۔ (تحذیر الناس ص ۳ طبع کتب خانہ رحیمیہ دیوبند انڈیا)

مگر آج تک کسی نے نہیں کہا کہ معاذ اللہ ایمان، علم، عمل، ایقان، ہدایت و تقویٰ کا سلسلہ حضور ﷺ پر ختم ہو گیا اور حضور ﷺ کے بعد کوئی مومن نہیں ہوا نہ صالح نہ متقی نہ مجتہد۔ العیاذ باللہ بلکہ یہ سب اوصاف و کمالات اب بھی جاری ہیں اور

آئندہ بھی جاری رہیں گے اور نبوت کے جاری نہ ہونے کی یہ وجہ آج تک کسی نے نہیں کی حضور ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام میں اس وصف کے عرضی ہونے کی وجہ سے موصوف بالعرض کا سلسلہ موصوف بالذات پر ختم ہو گیا بلکہ محض اس لیے کہ آیہ کریمہ اور اسی طرح احادیث متواترہ حضور ﷺ کے آخر النبیین ہونے پر دلالت قطعیہ کیساتھ دال ہیں۔ ورنہ اگر وصف ذاتی کی بناء پر اُمت مسلمہ حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر سلسلہ نبوت ختم ہونے کی قائل ہوتی تو اسے بقیہ تمام اوصاف کو بھی اسی اتصاف ذاتی کی وجہ سے حضور ﷺ پر ختم کرنا پڑتا۔

یعنی اس امر کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا کہ نبوت کیساتھ ایمان و ایقان، عمل و ہدایت و تقویٰ وغیرہ تمام اوصاف حسنہ بلکہ سب کمالات حضور ﷺ پر ختم ہو گئے۔ اب حضور ﷺ کے بعد معاذ اللہ نہ کوئی مومن ہے نہ کوئی متقی نہ صالح نہ عالم کیونکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو گیا۔ مگر ایسی بات کا تسلیم کرنا تو درکنار اس کا تصور بھی اسلامی ذہن کے لیے نا قابل برداشت ہے۔

واسطہ کمال نبوت ہونا اور نبوت سے بالذات متصف ہونا ایک بات نہیں:

معلوم ہوا ہے کہ اُمت مسلمہ کے مسلک کے مطابق حضور ﷺ کا واسطہ کمال نبوت ہونا اور صاحب تحذیر الناس کے قول کے مطابق حضور ﷺ کا کمال نبوت سے متصف بالذات ہونا ایک بات نہیں۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے کیونکہ نانوتوی صاحب کے قول پر نفسی نبوت میں فضیلت کا ماننا لازم آئے گا جس کو ابھی کتاب و سنت اور

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اقوال محدثین ومفسرین سے باطل کیا جا چکا ہے۔

اور اُمت مسلمہ کے مسلک کی روشنی میں حضور ﷺ نفسِ نبوت میں تمام انبیاء کرام کے مساوی ہوں گے۔لیکن آپ کی ذات خصوصیات وکمالات اور دیگر انبیاء کرام کے حصول کا واسطہ ہونے کیوجہ سے تمام انبیاء کرام کی ذات سے افضل ہے جس کی حقانیت پر آیۂ کریمہ! "تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض" شاہد عدل ہے۔لیکن برخلاف اسکے مولانا نانوتوی صاحب نے نبوت کی جو تقسیم بالذات اور بالعرض سے کی ہے اس پر کوئی آیۂ کریمہ یا حدیث پاک بطور دلیل پیش کرنا ممکن نہیں آپ کے عقیدتمند وارادتمند اس تقسیم پر قرآن وحدیث سے شہادت پیش کرنے سے عاجز ہیں اور تا قیامت عاجز رہیں گے۔

موصوف بالذات کیلیے تاخر زمانی کا لزوم:

صاحب تحذیر الناس کا بنیادی نکتہ ہی یہ ہے کہ موصوف بالذات کیلیے تاخر زمانی لازم ہے کیونکہ ان کے نزدیک موصوف بالذات پر موصوف بالعرض کا سلسلہ ختم کر کے موصوف بالذات کے لیے تاخر زمانی لازم آتا ہے۔جب تک موصوف بالعرض قائم ہے موصوف بالعرض ہے۔موصوف بالذات کا وجود نہیں ہوگا اس سے کئی خرابیاں لازم آئیں گی۔کیونکہ نبی کریم ﷺ ایمان وایقان، علم وعمل، ہدایت، تقوی، غرضیکہ ہر خوبی اور ہر کمال سے متصف بالذات ہوں گے اور دوسرے تمام مومنین

ان صفات سے متصف بالعرض ہوں گے۔چونکہ مولانا کے قانون کے مطابق جب تک موصوف بالعرض ہو اس وقت تک موصوف بالذات نہیں آسکتا۔لہذا جس طرح کسی نبی کا حضور کے بعد آنا اس لیے محال ہے کہ آپ نبوت سے متصف بالذات ہیں۔اسی طرح کسی مومن، صالح، متقی، مجتہد۔عالم بلکہ کسی خوبی کے مالک کا حضور کے بعد آنا محال ہوگا۔کیونکہ حضور ان صفات سے متصف بالذات ہیں۔لہذا نبوت کی تقسیم قبیح نتائج پر منتج ہے بلکہ محدثین ومفسرین کی راہ سے ہٹ کر نئی راہ ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العظیم

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

نوٹ: یہ مضمون حضرت علامہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی مدظلہ العالی کی کتاب "شمع ہدایت" مطبوعہ ضیاءالعلوم پبلیکیشنز کے صفحہ ۴۴۳ سے ۴۵۴ سے لیا گیا ہے۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar